46959- ہر دو تراویح کے بعد دعا مانگنا

سوال

دو رکعت کے بعد سلام پھیر کر درج ذیل دعا پڑھنے کا حکم کیا ہے : "سبحانک ربنا وبحمدک اللہم اغفر لنا" ؟

پسندیدہ جواب

نماز تراویح میں ہر دو رکعت کے بعد ان الفاظ میں دعا کی سنت نبویہ میں کوئی ثبوت نہیں ملتا، اس لیے امام کو ایسا نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی مقتدی کو، کیونکہ دعا توقیف پر مبنی ہے، اس لیے وہ مشروع ہوگی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع کی ہے، اور بغیر کسی دلیل کے کسی معین عبادت کو معین وقت میں ادا کرنا بدعت اور دین میں نئی چیز ایجاد کرنے میں شامل ہوتا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ کام مردود ہے"

متفق علیہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم دعا یہ تھی :

"سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی"

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجود میں اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے :

"سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی"

اے اللہ ہمارے پروردگار تو پاک ہے، اور تیری ہی تعریف ہے تو مجھے بخش دے.

صحیح بخاری حدیث نمبر (784) صحیح مسلم حدیث نمبر (484).

اور وہ قرآن کی تاویل کرتے تھے : کا معنی یہ ہے کہ قرآن مجید نے جو حکم دیا ہے اس پر عمل کرتے تھے، اور وہ اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے :

{جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے، اور آپ لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق آتا دیکھ لے تو اپنے رب کی تسبیح لگ جائیں حمد کے ساتھ اور اس سے مغفرت طلب کریں بیشک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے} النصر (1-3).

آپ دیکھیں کہ یہاں سنت کو کس طرح ترک کر کے بدعات کو رواج دے کر اس کی پابندی کی جانے لگی ہے.

اور تراویح میں جو بدعات کی جاتی ہیں ان میں لوگوں کا یہ قول بھی شامل ہے : "صلاۃ القیام اثابکم اللہ" اللہ تعالی آپ کو اجر سے نوازے نماز قیام ادا کرو.

اور ہر دو رکعت کی ادائیگی کر کے بلند آواز سے اللھم صلی علی سیدنا محمد پڑھنا.

اور ہر دو رکعت کے درمیان سورۃ الاخلاص اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی تلاوت کرنا، یا امام کا سبحان اللہ پڑھنا، اور مقتدیوں کا امام کے ساتھ مل کر سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کہنا.

یہ سب کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، اس لیے مستقل فتوی کمیٹی نے فتوی دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ نئی ایجاد اور بدعت ہے.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7/208–215).

واللہ اعلم.